Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم پنجشنبہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۳ پیسے

جلد ۵۵/۲۰	۱۹ صلح ۱۳۴۵ ہش ۸ شوال ۱۳۸۵ھ ۱۹ جنوری ۱۹۶۶ء	نمبر ۱۴

اخبارِ احمدیہ

۔۰ ربوہ ۱۸ جنوری۔ سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمدللہ

۔۰ ربوہ ۱۷ جنوری۔ کل شام سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے استقبال و الوداع کی اس تقریب میں شرکت فرمائی جو بیرونی ممالک سے واپس تشریف لانے والے مبلغین کرام کے اعزاز میں لوکل انجمن احمدیہ کی طرف سے خلافت لائبریری کے احاطہ میں منعقد کی گئی تھی۔ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے تشریف لانے اور صدر جگہ پر رونق افروز ہونے کے بعد مکرم مولوی نورالحق صاحب انور نے قرآن مجید کی تلاوت کی۔ بعدہ مکرم مولوی محمد صدیق صاحب صدر عمومی نے لوکل انجمن احمدیہ کی طرف سے مبلغ گیمبیا مکرم مولوی غلام احمد صاحب بدوملہی، مبلغ اسپین مکرم مولوی کرم الٰہی صاحب ظفر اور مبلغ آئیوری کوسٹ مکرم قریشی محمد افضل صاحب کی خدمت میں استقبالیہ ایڈریس اور مکرم چوہدری محمد شریف صاحب اور مکرم مرزا لطف الرحمٰن صاحب کی خدمت میں جو عنقریب بیرونی ممالک تشریف لے جا رہے ہیں الوداعی ایڈریس پیش کیا۔ مکرم مولوی کرم الٰہی صاحب ظفر اور مکرم چوہدری محمد شریف صاحب نے جوابی تقاریر میں لوکل انجمن کا شکریہ ادا کرنے کے علاوہ مزید خدمات بجا لانے کی توفیق ملنے کے لئے دعا کی درخواست کی نیز مکرم کرم الٰہی صاحب ظفر نے اسپین میں تبلیغ اسلام کے دلچسپ حالات بھی سنائے آخر میں حضور نے دعا کرائی اور یہ بابرکت تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ہماری جماعت کا ایمان تو صحابہؓ والا ہونا چاہیئے

انہوں نے تو اپنے سر خدا تعالےٰ کی راہ میں کٹوا دیئے تھے

"خدا تعالےٰ نے اپنی قضا و قدر کے راز مخفی رکھے ہیں اور اس میں ہزاروں مصالح ہوتے ہیں۔ میرا تجربہ ہے کہ کوئی انسان بھی اپنے معمولی مجاہدات اور ریاضات سے وہ قرب نہیں پا سکتا جو خدا تعالےٰ کی طرف سے ابتلا آنے پر پا سکتا ہے۔ زور کا تازیانہ اپنے بدن پر کون مارتا ہے۔ خدا تعالےٰ بڑا رحیم و کریم ہے ہم نے تو آزمایا ہے۔ ایک تھوڑا سا دکھ دے کر بڑے بڑے انعام و اکرام عنایت فرماتا ہے۔ وہ جہان ابدی ہے۔ جو لوگ ہم سے جدا ہوتے ہیں وہ تو واپس نہیں آ سکتے ہاں ہم جلدی ان کے پاس چلے جاویں گے۔ اس جہان کی دیوار کچی ہے اور وہ بھی گرتی جاتی ہے۔ سوچنے والی بات یہ ہے کہ یہاں سے انسان نے لے ہی کیا جانا ہے۔ اور پھر انسان کو یہ پتہ نہیں ہوتا کہ کب جانا ہے۔ جب جائے گا بھی تو بے وقت جائے گا اور پھر خالی ہاتھ جائے گا۔ ہاں اگر کسی کے پاس اعمال صالحہ ہوں تو وہ ساتھ ہی جائیں گے۔ بعض آدمی مرنے لگتے ہیں تو کہتے ہیں میرا اسباب دکھا دو اور ایسے وقت میں مال و دولت کی فکر پڑ جاتی ہے۔

ہماری جماعت کے لوگ بھی اس طرح کے ابھی بہت ہیں جو شرطی طور پر خدا تعالےٰ کی عبادت کرتے ہیں بعض لوگ خطوں میں لکھتے ہیں کہ اگر ہمیں اتنا روپیہ مل جائے یا ہمارا یہ کام ہو جاوے تو ہم بیعت کر لیں گے۔ بے وقوف اتنا نہیں سمجھتے کہ خدا تعالےٰ کو تمہاری بیعت کی کیا ضرورت ہے۔ ہماری جماعت کا ایمان تو صحابہؓ والا چاہیئے جنہوں نے اپنے سر خدا تعالےٰ کی راہ میں کٹوا دیئے تھے۔"

(ملفوظات جلد نہم صفحہ ۳۸۱)

فضلِ عمر فاؤنڈیشن کے وعدوں کی ادائیگی کیلئے فوری توجہ کی ضرورت

از محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب چیئرمین فضل عمر فاؤنڈیشن

"حضرت امام جماعت کا ارشاد ہے کہ آخر اپریل ۱۹۶۶ء تک وعدہ شدہ رقم کا تیسرا حصہ ادا ہو جانا چاہیئے اور یوں بھی لازم ہے کہ ایسا ہی ہو۔ وعدوں کے پورا کرنے کی میعاد تین سال ہے۔ پہلے سال میں وعدوں کی رقم کا تیسرا حصہ ضرور ادا ہو جانا چاہیئے۔ اس لحاظ سے ادائیگی کی رفتار کچھ سست ہے۔ میں امید کرتا ہوں احباب اس طرف فوری توجہ فرمائیں گے۔ پہلے سال میں سے صرف چار ماہ باقی رہ گئے ہیں۔ چاہیئے تھا کہ موجودہ وقت میں جو رقم وعدوں کی ہے اس کی ایک تہائی کا ۲/۳ حصہ اب تک ادا ہو چکا ہوتا لیکن اس اندازے کے مطابق اس وقت ادائیگی میں ابھی دو لاکھ کی کمی ہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ اس کمی کا کچھ حصہ تو آخر سال تک پورا ہو جائے گا۔ اور یقین رکھتا ہوں کہ احباب کی توجہ کے نتیجہ میں اپریل کے آخر تک اس وقت تک کی موعودہ رقم کا ۱/۳ حصہ بلکہ اس سے کچھ بڑھ کر ادا ہو چکا ہوگا۔

برکریماں کارہا دشوار نیست"

(دیکریٹری فضل عمر فاؤنڈیشن)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۹ جنوری ۱۹۶۰ء

جلسہ سالانہ کی اضافی برکات

جلسہ سالانہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت قریب آ گیا ہے۔ الفضل کی اس اشاعت کے پہنچنے تک بہت سے احباب تو جلسہ میں شمولیت کے لئے تیار بیٹھے ہوں گے۔ اور انتظار کر رہے ہوں گے کہ کب وہ گھڑی آئے جب وہ اپنے مرکز میں پہنچیں۔ بہت سے احباب جو دور دور سے تعلق رکھتے ہیں، ابھی سے ربوہ میں نظر آنے لگے ہیں۔ بازاروں اور گلی کوچوں کی رونق روز بروز بڑھتی جا رہی ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ جب سے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے مقدس ہاتھوں سے جلسہ سالانہ کی بنیاد رکھی ہے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے سوائے ایک آدھ بار کے کوئی سال خالی نہیں گیا۔ اور احباب کے لئے گویا سالانہ جلسہ بھی اسی طرح بار بار آنے والی عید بن گیا ہے۔ جس طرح عیدیں مومنوں کے لئے تقریباً چودہ سو سال سے چلی آ رہی ہیں۔

اسلام میں تہوار بے شک خوشی کے دن ہوتے ہیں۔ مگر ان میں خوشی کا رنگ دوسرا ہوتا ہے۔ ایک مومن متقی کے لئے تو خوشی عبادت الٰہی میں ہوتی ہے۔ اس لئے مسلمانوں کے تہوار دراصل زیادہ عبادت کے دن ہی ہوتے ہیں۔ اگرچہ جلسہ سالانہ کوئی تہوار نہیں ہے۔ لیکن ہمارے لئے یہ نہایت خوشیوں کے ایام ہوتے ہیں۔ اور اس لئے کہ یہ خاص طور پر عبادت کے ایام ہوتے ہیں۔ مزید برآں ان ایام میں علمائے سلسلہ کی تقاریر ہوتی ہیں جو ہمارے ایمانوں کو تازگی بخشتی ہیں۔ سب سے زیادہ یہ کہ ان ایام میں ہمیں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی عام اور خاص ملاقاتوں کا شرف حاصل ہوتا ہے۔ اور ہم آپ کی اقتداء میں پنج وقتہ نمازیں ادا کرنے کی سعادت حاصل کرتے ہیں جو بذات خود ایک ایسی چیز ہے۔ جس کے حصول کے لئے اکثر احباب کو ایک سال کا انتظار کرنا پڑتا ہے۔ پھر ان دنوں کی ایک بڑی خصوصیت یہ ہوتی ہے کہ جماعت کے اکثر احباب مرکز میں جمع ہو کر اجتماعی دعاؤں میں شمولیت کرتے ہیں۔ اور اس طرح آسمانوں سے قبولیت کھینچ کر زمین پر لے آتے ہیں۔ ان تین چار ایام میں ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا اس مقدس مقام پر فرشتے خاص طور پر نزول کر رہے ہیں۔ راتیں دن کی طرح روشن اور پر رونق ہوتی ہیں۔ رات گئے تک احباب بازاروں میں چلتے پھرتے نظر آتے ہیں اور خرید و فروخت کرتے ہیں خاصکر کتابوں کی بڑی مانگ ہوتی ہے۔ تقریباً ہر دکان کتب فروش کی دکان بن جاتی ہے۔

ان برکات کے علاوہ جو ان چند ایام میں معمولاً نازل ہوتی ہیں جلسہ کی کئی اضافی برکات ایسی بھی ہیں جو کہیں سوائے جلسہ کے حاصل نہیں ہو سکتیں۔ آج کی دنیا میں کاروبار کے سلسلہ میں دوست اور عزیز رشتہ دار ایک دوسرے سے بچھڑ کر کوسوں دور زندگی گزارنے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔ مرکز میں جلسہ سالانہ ایسے احباب کو باہم ملاقات کا ایک ذریں موقعہ بہم پہنچاتا ہے۔ اور اکثر دیر کے بچھڑے ہوئے دوست اور عزیز اپنے مرکز میں آ ملتے ہیں۔ راقم الحروف اس ضمن میں اپنا ایک واقعہ بیان کرتا ہے کہ محض جلسہ سالانہ کی وجہ سے کس طرح اسے جماعت میں شامل ہونے کا شرف حاصل ہوا۔ ۱۹۳۹ء کا جلسہ سالانہ جو جوبلی کا جلسہ بھی کہلاتا ہے منعقد ہونے والا تھا کہ ایک دوست نے جو بہاولپور میں تحصیلدار تھے لکھا کہ اگر راقم الحروف قادیان آ جائے تو مدت کے بچھڑے ہوئے دوست ملاقات کا موقعہ حاصل کر لیں گے۔ دوسرے برکات کے ساتھ یہ ایک بہت بڑا محرک تھا۔ اور راقم الحروف جو اس وقت جماعت میں شامل نہیں تھا اپنے دیرینہ دوست سے ملاقات کے لالچ میں قادیان پہنچ گیا۔ یہ سفر راقم الحروف کے لئے جن برکات کا موجب ہوا۔ ان کا خلاصہ یہ ہے کہ وہ واپس جا کر چند ہی دنوں میں بیعت کرنے پر مجبور ہو گیا۔ اس جلسہ کے کچھ ایسے نقوش طبیعت پر مرتسم ہو کر رہ گئے ہیں کہ جن کا اثر ہمیشہ تک کے لئے خوشی و انبساط

م کا ایک خوان یغما بن گیا ہے۔

راقم الحروف کا یہ ایک ذاتی تجربہ ہے اور ہم سمجھتے ہیں کہ یہ کوئی واحد واقعہ نہیں ہے۔ ایسے واقعات تقریباً ہر جلسہ سالانہ پر ہوتے ہیں۔ اور اکثر احباب جو اپنے غیر از جماعت دوستوں کو یہاں لاتے ہیں۔ جلسہ کی برکات سے متاثر ہو کر ہمیشہ تک کے لئے اس فضل کے حامل بن جاتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کو قربانیوں کی کچھ ایسی عادت ہو گئی ہے کہ اکثر احباب اپنے غیر از جماعت دوستوں کو اپنے خرچ پر بھی یہاں لے آتے ہیں۔ اور ان کی خوبی نیت کے نتیجہ میں اکثر ایسے دوست جماعت کے متعلق غلط پروپیگنڈا کی پھیلائی ہوئی غلط فہمیوں سے نجات حاصل کرتے ہیں۔ اور بہت سی سعید روحیں یہاں سے فیض یاب ہو کر جاتی ہیں۔ ایسی مثالیں کثرت سے ہیں کہ کئی اہل علم حضرات نے یہاں جلسہ میں شمولیت کی دعوت قبول کر کے اپنے تعصبات سے جو ان کے دلوں میں بیٹھے ہوئے ہوتے ہیں۔ خلاصی پائی ہے اور جماعت میں شامل ہو کر مزید روشنی پھیلانے کا باعث بن گئے ہیں۔

الغرض جلسہ سالانہ کی ضمنی برکات میں سے یہ بھی ایک بہت عظیم برکت ہے۔ جس سے جماعت کیفیت اور کمیت میں ترقی کر رہی ہے۔ اس لحاظ سے ہر احمدی کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنے سارے کام چھوڑ کر بھی جلسہ میں شمولیت کرے۔ اور اس امر کے لئے ہمیں زیادہ تاکید کی چنداں ضرورت نہیں۔ احباب جلسہ کی ڈھیروں برکات کا ذاتی تجربہ رکھتے ہیں۔ اور ہم توقع رکھتے ہیں کہ اس جلسہ میں احباب پہلے سے کہیں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں گے۔ اور گزشتہ تمام جلسوں کو پیچھے چھوڑ دیں گے ؂

اٹھے وہ پیرِ مغاں میکدے میں ہنگامہ
کہ لوحِ چرخ پہ جو نقش جامِ جم کر دے

حدیث النبی ﷺ

اَللّٰھُمَّ اسْقِنَا

(۱) عن انس بن مالک رضی اللّٰہ عنہ قال کان النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم لا یرفع یدیہ فی شئ من دعائہ الا فی الاستسقاء فانہ یرفع حتی یری بیاض ابطیہ۔

ترجمہ۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم اپنے دونوں ہاتھ استسقاء کے سوا کسی اور دعا میں (اس قدر بلند) نہ اٹھاتے تھے۔ اور اس قدر بلند اٹھاتے تھے کہ آپ کی دونوں بغلوں کی سفیدی دکھائی دینے لگتی۔

(۲) وعنہ رضی اللّٰہ عنہ انہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم رفع یدیہ ثم قال اللّٰھم اسقنا۔ اللّٰھم اسقنا۔ اللّٰھم اسقنا۔

ترجمہ۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا اللّٰھم اسقنا اللّٰھم اسقنا۔ اللّٰھُمَّ اسقنا۔ اے اللہ ہم پر پانی برسا۔ اے اللہ ہم پر پانی برسا۔ اے اللہ ہم پر پانی برسا۔

(بخاری باب الاستسقاء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملک میں غلّہ کی گرانی اور ہماری اہم ذمّہ داریاں

(مکرم سلطان محمود صاحب انور مربی سلسلہ احمدیہ منڈی بہاؤالدین ضلع گجرات)

ہمارا ملک پاکستان آج کل غلہ کی گرانی سے دوچار ہے۔ اِس گرانی کے موجبات کیا ہیں؟ ان سے اس وقت بحث مقصود نہیں۔ اصل مدعا یہ ہے کہ پیش آمدہ حالات میں جماعتِ احمدیہ کے افراد کو اپنے بھائیوں اور مخلوقِ خدا کی بھلائی اور بہبودی کے لئے کیونکر اپنی عظیم ذمہ داریاں ادا کرنی چاہئیں۔ موجودہ گرانی سے ملک کا ہر فرد خواہ امیر ہو یا غریب کسی نہ کسی طرح ضرور متاثر ہو رہا ہے۔ اور یہ گرانی غیر متوقع طور پر پیدا ہوئی ہے جس کے لئے ملک کی کثیر آبادی پہلے سے ذہنی طور پر تیار نہ تھی مگر احمدیوں کی پوزیشن دوسروں کی نسبت قدرے مختلف ہے وہ اس طرح کہ آج سے ٹھیک ایک سال قبل سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تمام احمدیوں کو اس بات کی تحریک فرمائی تھی کہ وہ اپنے اپنے ماحول میں غرباء کا تفصیلی جائزہ لے کر نگرانی کریں کہ کوئی احمدی بھوکا نہ رہے اور ناداروں کی خوراک کا تسلی بخش انتظام ہو جائے۔ بے شک اس وقت موجودہ گرانی کے خدشہ سے انسانی ذہن خالی تھے مگر اس میں کوئی شبہ نہیں کہ بعد میں پیدا ہونے والے حالات کلی طور پر خدا تعالیٰ کے علم میں تھے۔ اور اسی بناء پر خدا تعالیٰ نے اپنے پیارے خلیفہ کی زبان حق ترجمان سے احمدیوں کے لئے ایسی ہدایات جاری کروا دیں جو ایک طرف خدمتِ خلق کے جذبہ کو ابھارنے کا موجب تھیں۔ اور دوسری طرف میدانِ عمل میں تربیت اور تجربہ کی دعوت دے رہی تھیں تاکہ وقت آنے پر جماعت ہر جہت سے تیار ہو اور اپنی ذمّہ داریاں خوش اسلوبی سے بجا لا سکے۔

مزید برآں یہ حقیقت بھی مسلّم ہے کہ قحط اور وباؤں کا مادی موجبات کے علاوہ روحانی دنیا سے بھی گہرا تعلق ہوتا ہے۔ جہاں لوگوں کے گناہ اور احکام خداوندی کی اتباع سے مسلسل گریز و فرار وغیرہ امور ان آفات کو دعوت دیتے ہیں وہاں اُن آفات کو دُور کرنے میں اُن پاکیزہ نفوس کو بنیادی حیثیت و اہمیت حاصل ہوتی ہے جو اپنی قلیل تعداد کے باوجود خدا تعالیٰ کی نظر میں عزیز اور کائنات کے لئے بطور تعویذ ہوتے ہیں اور جن کی وجہ سے خاص کر روحانی عالم میں رونق اور سرسبزی و شادابی ہوتی ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی کتاب "آسمانی فیصلہ" میں ایسے مقبولانِ بارگاہِ الٰہی کے ذکر میں فرماتے ہیں:-

"تمام امور مقبولوں کے ہی اثرِ وجود سے ہوتے ہیں اور ان کے انفاسِ پاک سے اور ان کی برکات سے یہ جہان آباد ہو رہا ہے۔ انہی کی برکت سے بارشیں ہوتی ہیں۔ اور انہی کی برکت سے دنیا میں امن رہتا ہے اور وبائیں دُور ہوتی ہیں اور فساد مٹائے جاتے ہیں۔ اور انہیں کی برکت سے دنیادار لوگ اپنی تدابیر میں کامیاب ہوتے ہیں اور انہیں کی برکت سے چاند نکلتا ہے اور سورج چمکتا ہے۔ وہ دنیا کے نور ہیں جب تک وہ اپنے وجودِ نوعی کے لحاظ سے دنیا میں ہیں دنیا منور ہے اور ان کے وجودِ نوعی کے خاتمہ کے ساتھ ہی دنیا کا خاتمہ ہو جائے گا کیونکہ حقیقی آفتاب و ماہتاب دنیا کے وہی ہیں بنی آدم کی مرادات بلکہ زندگی کا مدار وہی لوگ ہیں۔ اور بنی آدم کیا ہر ایک مخلوق کے ثبات اور قیام کا مدار اور مناط وہی ہیں۔ اگر وہ نہ ہوں تو پھر دیکھو کہ بتوں سے کیا حاصل ہے؟ اور تدبیروں سے کیا حاصل؟ یہ ایک نہایت باریک بھید ہے جس کے سمجھنے کے لئے صرف اِس دنیا کی عقل کافی نہیں بلکہ وہ نور درکار ہے جو عارفوں کو ملتا ہے۔"

حضرت اقدس علیہ السلام کی اس تحریر کی رو سے جمہورۂ عالم میں ایک مومن کا مقام واضح ہے اور اس کا تقاضا یہ ہے کہ موجودہ ہوشربا گرانی کے وقت اپنے فاقہ زدہ بھائیوں کی شکم سیری اور سکون کے لئے ہر احمدی اپنے تمام وسائل بروئے کار لائے۔ وما توفیقنا الا باللہ۔

اس موقع پر چند اہم امور اختیار کرنے ضروری ہیں جن کی تفصیل درجِ ذیل ہے:-

اوّل:- بنی نوع کی بھلائی کے لئے سب سے مقدم اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعائیں ہیں اور اس کے لئے ان دنوں میں خاص طور پر ہر احمدی کو دعاؤں سے کام لینا چاہیئے کیونکہ صرف احمدی ہی دعا کا خوگر ہے۔ احمدی کے سوا دعا کی اور کسے توفیق ہے؟ بلکہ غور کیا جائے تو احمدی اور اس کے غیر میں صرف اسی سے امتیاز اور تفریق ہے۔ لہٰذا دعائیں کیجئے اور خوب دعائیں کیجئے کہ اللہ تعالیٰ اپنی بھوکی پیاسی مخلوق پر رحم فرمائے اور رزق کی تنگی سے نجات بخشے۔ آمین یا ارحم الراحمین۔

دعا کی قبولیت کے لئے ایک مؤثر طریق یہ بھی ہے کہ دعا کرنے والا اپنی کسی خاص نیکی کا واسطہ دے کر اللہ تعالیٰ کے رحم کا طالب ہو یا اپنی کسی کمزوری یا گناہ کو ترک کرنے کا عہد کر کے اللہ تعالیٰ کی رحمت اور شفقت مانگے۔ اس سے جہاں دعا کرنے والے کو فائدہ ہوگا وہاں ایک عالم اس کی برکت سے فیضیاب ہوگا۔ بحالیکہ اس کے اپنے ثواب میں کوئی کمی واقع نہ ہوگی۔

رزق کی تنگی سے بچاؤ کے لئے حدیث میں آیا ہے کہ جو شخص ہر روز "سورۃ الواقعہ" ورد کے طور پر پڑھتا ہے اس کو اللہ تعالیٰ فاقہ سے بچاتا ہے۔ (بحوالہ سیرۃ المہدی حصہ سوئم صفحہ ۲۳)

دوم:- چونکہ باشندگانِ پاکستان کو بالکل غیر متوقع طور پر غلہ کی گرانی سے دوچار ہونا پڑا ہے۔ اس لئے اس وقت چار قسم کے لوگ آپ کو ملیں گے۔

ا:- وہ لوگ جنہوں نے شروع میں نئی فصل آنے کے ساتھ ہی ضرورت سے فاضل اناج وغیرہ کر لیا تھا ایسے لوگ کم از کم غلہ کی حد تک مہنگائی کے اثرات سے محفوظ ہیں۔

ب:- وہ لوگ جنہوں نے سال کے شروع میں ہی غلہ خرید لیا تھا مگر صرف اپنی ضرورت کی حد تک خرید اور فاضل اناج ان کے پاس نہیں۔

ج:- وہ لوگ جنہوں نے شروع میں غلہ بالکل نہیں خریدا لیکن ان کی مالی حیثیت ایسی ہے کہ موجودہ مہنگائی میں بھی وہ فاقہ سے محفوظ ہیں۔

د:- ایسے نادار اور غرباء جو نہ تو اوائل میں ضرورت کا غلہ محفوظ کر سکے اور نہ ہی اُن کی قوتِ خرید موجودہ نرخوں کی متحمل ہے۔ نتیجۃً نوبت فاقوں تک پہنچ گئی ہے۔

مذکورہ چار طبقوں میں سے پہلے طبقہ سے یہ امید کی جاتی ہے کہ اپنی ضرورت کا ایک اندازہ کر کے زائد اور فاضل غلہ کی جتنی مقدار رکھی ہو اپنے بھائیوں کی خدمت اور ہمدردی کے جذبہ سے پیش کریں اور صاحب استطاعت ہونے کی صورت میں مفت تقسیم کریں لیکن اگر مفت تقسیم کی استطاعت نہ ہو تو اپنی اصل لاگت وصول کر کے فالتو غلہ ضرورت مندوں کے ہاتھ فروخت کر دیں اگر آپ اس طرح پر کسی ضرورت مند کو گندم مہیا کر رہے ہوں گے تو یہ امر قابل تعریف اور ثواب کا موجب ہوگا لیکن یہاں اس بات کا خاص طور پر خیال رکھنا چاہیئے کہ ان دنوں تاجروں کی بجائے ضرورتمندوں کے ہاتھ غلہ فروخت کیا جائے تاکہ آپ کی قربانی کا ثمر اور فائدہ براہِ راست اور جلد تر مستحقین کو پہنچے۔

دوسرے طبقہ میں وہ لوگ ہیں جن کے پاس صرف اپنی ضرورت پوری کرنے کے لئے غلہ ہے اور فاضل اناج ان کے پاس نہیں جس سے وہ کسی مستحق کی خدمت کر سکیں۔ ظاہر حالات میں اُن سے کسی قربانی کا مطالبہ یا توقع نہیں ہونی چاہیئے لیکن اگر وہ بھی ایسے تنگی کے وقت میں جبکہ ان کے دائیں بائیں افلاس زدہ بھائیوں کی کمی نہیں ہوگی، ثواب کمانا چاہیں تو دو طریق پر قربانی کر سکتے ہیں۔

اوّل:- یہ کہ طعام الواحد یکفی الاثنین کے مطابق کسی نادار کا سہارا بن جائیں۔

دوم:- یہ کہ موجودہ گرانی کی میعاد اگر نئی فصل کی آمد تک سمجھی جائے تو ایسے افراد کو چاہیئے کہ اپنے ذخیرہ غلہ میں سے بقدر ایک یا دو ماہ کے خرچ کے اپنے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محتاج بھائیوں کی خدمت کے لئے ارزاں نرخ پر یا مفت پیش کر دیں اور اس کمی کا اثر اُن پر مارچ اپریل میں جا کر پڑے گا۔ مگر حکومت کی یاد دہانی کے مطابق جلد ہی گرانی دُور ہوئی۔ اور قوی امید ہے کہ دُور ہو جائے گی تو اس صورت میں عند الضرورت مزید غلہ حاصل کرنے میں انہیں کوئی دقت نہیں ہوگی۔ اور اگر حالتِ موجودہ قائم رہی یا خدانخواستہ گرانی میں اضافہ ہو گیا تو بھی وہ اپنے بھائیوں سے علیحدہ نہیں ہوں گے بلکہ اس وجہ سے کہ بھوک اور تکلیف کا خطرہ انہوں نے خدمتِ خلق کے جذبہ سے قبول کیا ہوگا۔ عند اللہ وعند الناس ان کا یہ اقدام زیادہ مستحسن اور قابلِ ستائش ہوگا۔

یہاں یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ تاریخ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ایسے شاندار واقعات سے بھری پڑی ہے کہ اپنی ضرورت پر دوسروں کی ضرورت اور اپنی ذات سے اپنے بھائی بندوں کو مقدم رکھا کرتے تھے۔ چنانچہ تین بزرگ صحابہ حضرت عکرمہ۔ حضرت حارث اور حضرت سہیل بن عمر رضی اللہ عنہم ایک غزوہ میں شدید زخمی ہو گئے۔ تینوں کی حالت انتہائی نازک تھی اور ایک گھونٹ پانی پینے یا اس کی بھی قربانی کر دینے پر ہی زندگی اور موت کا فیصلہ ہو رہا تھا ایسی حالت میں تینوں نے ایک دوسرے کو مقدم کرتے ہوئے موت کی آغوش کو ترجیح دی مگر ایثار کے مقدس جذبہ پر حرف نہ آنے دیا۔ کیا یہ حقیقت نہیں؟ کہ ایک گھونٹ پانی کی قربانی دے کر حوضِ کوثر سے سیراب ہو گئے۔ اور عارضی حیات سے منہ موڑ کر دائمی زندگی کے وارث بن گئے۔ اللہ تعالیٰ لاکھوں لاکھ رحمتیں نازل کرتا رہے ان مقدس انسانوں پر۔ آمین۔ ؎

بنا کردند خوش رسمے بخاک و خون غلطیدن
خدا رحمت کند ایں عاشقانِ پاک طینت را

تیسرے طبقہ میں وہ افراد ملیں گے جنہوں نے شروع فصل کے موقعہ پر گندم نہیں خریدی تھی بلکہ حسبِ ضرورت ساتھ ساتھ خریدتے رہتے ہیں۔ اور مہنگے نرخوں کا اُن کی مالی حیثیت پر چنداں اثر نہیں۔ احمدیوں میں سے ایسے افراد کی معقول تعداد ہوگی۔ لہٰذا ان کے بارہ میں بھی یہ پہلو قابلِ توجہ ہے کہ ان کا روپیہ جو مہنگائی کی نذر ہو رہا ہے اسے اگر بچایا جا سکے تو یہی روپیہ کسی صورت دین کی خدمت میں استعمال ہو سکتا ہے اور ایسے بھائیوں کی مالی قربانیاں معمول کے مطابق جاری رہ سکتی ہیں۔

چوتھے طبقہ میں وہ افراد ہیں جو بالکل غریب اور نادار مگر ساتھ ہی عیالدار بھی ہیں۔ موجودہ گرانی میں سب سے زیادہ یہی طبقہ متاثر ہے۔ اور ایسے افراد کی امداد ہی اصل فریضہ ہے جس کے لئے تسلّی بخش انتظام ہونا چاہیئے اور ان کی امداد کے لئے غلہ اور نقدی ہر دو صورت میں قربانی کی ضرورت ہے۔ ورنہ خدشہ ہے کہ تنگدستی اور افلاس کے ہاتھوں ایسے افراد بالکل ہی پس کر رہ جائیں گے۔ حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے

کاد الفقر ان یکون کفراً۔

یعنی تنگدستی کا وار انسان کے جسم سے گزر کر اس کے ایمان پر بھی پڑ سکتا ہے۔ سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی فرمایا کرتے تھے کہ

"رزق کی تنگی بسا اوقات ایمان کی کمزوری کا موجب ہو جاتی ہے۔"

(سیرۃ المہدی حصہ سوم صہ ۵۳)

پس قبل اس کے کہ کسی بھائی کی نوبت یہاں تک پہنچے۔ ہمیں منظم طور پر کوشش کرنی چاہیئے کہ اس کا امکان ہی باقی نہ رہے۔ پھر اس کی ضرورت اس وجہ سے بھی ہے کہ رزق کی تنگی اور دیگر آفات کے ساتھ ایک اور مہیب خطرہ بھی غریب مسلمانوں کے سر پر منڈلاتا رہتا ہے اور وہ بعض غیر اسلامی سوسائیٹیوں کی طرف سے ہے جن کی امداد مذہبی اغراض سے خالی نہیں ہوتی۔ بھوکے کو روٹی کا ٹکڑا دینے آتے ہیں اور جاتے ہوئے سادہ لوح مسلم کی دولتِ ایمان پر بھی ہاتھ صاف کر جاتے ہیں۔ اگر ایمان نہ رہا تو بے جان اور بے ایمان بُت کی کیا قدر و قیمت؟

؎ گیا وہ تو جس سے عزیز یہ تن تھا

پس ایسا غرباء کا طبقہ خاص توجہ کا مستحق ہے اور انہی امور کے پیشِ نظر ایک سال قبل سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے جماعت کو متنبہ کیا تھا کہ غرباء کی ہمدردی کا خاص خیال رکھو۔

اس جگہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی دو حدیثیں بھی ذہن میں رکھنی چاہئیں جن میں مندرجہ بالا امور کو نہایت حکیمانہ انداز میں حضورؐ نے ذکر فرمایا ہے۔ چنانچہ روایت ہے۔

عن ابی امامۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم قال اللہ تعالیٰ یا ابن آدم ان تبذل الفضل خیرٌ لّک وان تمسکہ شرٌّ لّک ولا تلام علی کفاف وابدأ بمن تعول۔

(مشکوٰۃ)

ترجمہ:۔ حضرت ابو امامہ سے روایت ہے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ "اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اے ابن آدم! ضرورت سے زائد جو کچھ ہے اسے خدا کی راہ میں خرچ کر۔ یہ تیرے لئے بہتر ہوگا اور اگر اسے اپنے پاس روک رکھے گا تو یہ تو تیرے حق میں بُرا ہوگا۔ ضرورت کے مطابق اپنے پاس رکھنے میں تجھے کوئی ملامت نہیں۔ اور خدا تعالیٰ کی راہ میں دیتے وقت اپنے قریبی اور عیال دار کو ترجیح دو۔

دوسری حدیث میں فرمایا:۔

ما من یومٍ یصبح العباد فیہ الّا ملکان ینزلان فیقول احدھما اللّٰھمّ اعط منفقاً خلفاً ویقول الاٰخر اللّٰھمّ اعط ممسکاً تلفاً۔

(مشکوٰۃ)

ترجمہ:۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر روز دو فرشتے آسمان سے اترتے ہیں ایک دعا کرتا ہے۔ اے اللہ! خرچ کرنے والے کو نعم البدل عطا کر۔ اور دوسرا فرشتہ کہتا ہے۔ اے اللہ! روک روک کر رکھنے والے اور جمع کرنے والے کے مال کو تباہ کر۔

پس ان ہر دو حدیثوں کے مطابق ہر احمدی کو اپنا نمونہ بنانے کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق بخشے۔ آمین۔

(باقی)

امانت تحریکِ جدید کی اہمیّت

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

"یہ چیز چندہ تحریکِ جدید سے کم اہمیت نہیں رکھتی اور پھر اس میں سہولت ہے کہ اس طرح تم پس انداز کر سکو گے اور اگر کوئی شخص اپنے عمل سے ثابت کر دیتا ہے کہ اس کے پاس جتنی جائداد ہے اتنی ہی قربانی کی روح اس کے اندر موجود ہے تو اس کا جائداد پیدا کرنا بھی دین کی خدمت ہے اور اس کا دنیا کمانے میں وقت لگانا نماز سے کم نہیں۔ یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ چندہ نہیں اور نہ ہی چندہ میں وضع کیا جا سکتا ہے یہ سلسلہ کی اہمیت اور شوکت اور مالی حالت کی مضبوطی کے لئے جاری رہے گی۔

غرض یہ تحریک ایسی اہم ہے کہ میں تو جب بھی تحریکِ جدید کے مطالبات کے متعلق غور کرتا ہوں ان سب میں امانت فنڈ کی تحریک پر تو حیران ہو جایا کرتا ہوں اور سمجھتا ہوں کہ

امانت فنڈ کی تحریک الہامی تحریک ہے

کیونکہ بغیر کسی بوجھ اور غیر معمولی چندہ کے اس فنڈ سے ایسے ایسے کام ہو رہے ہیں کہ جاننے والے جانتے ہیں کہ وہ ان کی عقل کو حیرت میں ڈالنے والے ہیں۔ اب جو نیا فتنہ اٹھا تھا اس نے بھی اگر زور نہیں پکڑا تو درحقیقت اس میں بہت حصہ تحریکِ جدید کے امانت فنڈ کا بھی ہے پس ہر احمدی جو ایک پیسہ بھی بچا سکتا ہو اسے چاہیئے کہ یہاں جمع کرائے۔ یاد رکھو یہ غفلت اور سستی کا زمانہ نہیں یہ خیال مت کرو کہ اگر آج نہیں کل ثواب کا موقع مل سکے گا۔ رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی ہے ایک زمانہ ایسا آئے گا جب توبہ قبول نہیں کی جائے گی۔ اور یہ مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق ہی ہے پس ڈرو اس دن سے کہ جب تم کہو گے کہ ہم جان و مال دینا چاہتے ہیں مگر جواب ملے گا کہ اب قبول نہیں کیا جا سکتا۔"

(افسر امانت تحریکِ جدید۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلسہ سالانہ پر آنے والے دوستوں کے لئے
ضروری ہدایات

خداوند تعالیٰ کے فضل سے احباب کرام جلسہ سالانہ پر آنے کے لئے تیاریوں میں مصروف ہوں گے۔ اس موقعہ پر جہاں مخلصین جماعت جوق درجوق تشریف لاتے ہیں۔ وہاں چند شرپسند اور ناپسندیدہ لوگ بھی آجاتے ہیں۔ اس لئے اگر احباب مندرجہ ذیل ہدایات کو پیش نظر رکھیں تو انشاء اللہ تعالیٰ سفر میں آنے وقت اور واپسی کے وقت کسی قسم کی تکلیف یا نقصان کا اندیشہ نہیں رہے گا۔

۱۔ احباب اپنے ہمراہ وہی سامان رکھیں جو سردی سے بچنے کے لئے ضروری ہو۔ اور سفر میں آسانی سے مہیا کر سکے۔ غیر ضروری کپڑے اور قیمتی زیورات وغیرہ اپنے ہمراہ لانے سے اجتناب کریں۔

۲۔ اپنے بندھے ہوئے سامان کے ہر نگ پر اپنے نام اور مکمل پتہ کی چٹیں گوند سے چسپاں کر دیں۔ ان پر اپنا مکمل پتہ لکھا ہو اور ربوہ آکر جہاں ٹھہرنا ہو وہ پتہ بھی تحریر کیا ہوا ہو۔

۳۔ تمام جماعتوں سے دوست اکٹھے ہو کر آنے کی کوشش فرما دیں۔ جس سے سفر میں بہت سہولت رہتی ہے۔

۴۔ گاڑی پر سوار ہوتے اور اترتے وقت جلدی نہ کریں بلکہ پورے اطمینان کے ساتھ گاڑی پر سامان رکھیں اور اتاریں اور تمام راستہ اپنے سامان پر نگاہ رکھیں۔

۵۔ چھوٹے بچوں کو قیمتی زیورات یا مصنوعی زیورات نہ پہنائیں۔

۶۔ چھوٹے بچہ کو جو اپنے والدین کا نام اور پتہ نہ بتا سکتا ہو۔ اِدھر اُدھر نہ گھومنے دیں اور اس کا نام معہ مکمل پتہ تحریر کر کے اس کی جیب میں رکھدیں یا اس کے بازو پر باندھ دیں۔

۷۔ اسٹیشن یا اڈہ بس پر اترتے وقت صرف انہی قلیوں سے سامان اٹھوائیں جن کے پاس ناظم صاحب استقبال کے نمبر ہوں۔ سامان اٹھواتے وقت ان سے نمبر دریافت کر لیں۔ اور پھر بھی انہیں آنکھ سے اوجھل نہ ہونے دیں۔ سامان اترواکر پوری تسلی کرنے کے بعد مزدوری دیں۔ اگر اسٹیشن یا اڈہ لاری پر کسی قسم کی دقت پیش آئے تو عملہ استقبال کو فوری اطلاع دیں۔

۸۔ آپ کسی قیام گاہ میں ٹھہریں یا اپنے عزیز کے ہاں۔ جلسہ گاہ یا کسی اور جگہ جاتے وقت اپنے سامان کی حفاظت کا سامان کر کے جاویں۔ اور قیام گاہ کے منتظمین کو اطلاع دیکر جایا کریں۔

۹۔ جلسہ گاہ سے نکلتے وقت یا کسی ایسے ہی دوسرے موقعہ پر جہاں بھیڑ ہو۔ جلد بازی سے کام نہ لیں اور تیزی سے نکلنے کی کوشش نہ کریں۔ بلکہ پورے اطمینان اور وقار سے چلیں اگر ایسے موقعوں پر آپ ہجوم کریں گے اور جلد بازی سے کام لیں گے تو جیب تراش یا اسی قماش کے دوسرے لوگ آپ کو نقصان پہنچانے میں کامیاب ہو جائیں گے۔

۱۰۔ مستورات سفر میں بھی اور راہ چلتے وقت بھی پردے کا خاص طور پر خیال رکھیں اسی طرح ربوہ کی ملحقہ پہاڑیوں پر چڑھنے کی کوشش نہ کریں۔ کیونکہ اس سے حادثات کا اندیشہ ہوتا ہے۔

۱۱۔ اگر کوئی شخص راستہ میں یا جلسہ کے ایام میں کسی اور موقعہ پر لڑائی جھگڑا کرنے کی کوشش کرے تو بجائے اسکے ساتھ الجھنے کے اسے نہایت نرمی سے سمجھا دیں کہ یہ مناسب نہیں۔

۱۲۔ دوست سفر کے دوران تمام راستہ۔ درود شریف۔ استغفار۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت اور جماعت کی ترقی کے لئے دعائیں کرتے رہیں۔ اور یہ بھی دعا کرتے آئیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے جلسہ کو ہر طرح خیر و خوبی سے گذارے۔ اور ہمیں اس جلسہ کی برکات سے فائدہ اٹھانے کی توفیق دے اور جس مقصد کے لئے ہم یہاں اکٹھے ہو رہے ہیں۔ اس مقصد میں برکت عطا فرمادے۔ اسلام کو جلد از جلد ترقی دے اور تمام دنیا کو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے اکٹھا کر دے۔ آمین۔

(ناظر امور عامہ)

حاجی فضل محمد صاحب مرحوم کپورتھلوی
درویش قادیان

(محترم جناب شیخ محمد احمد صاحب مظہر ایڈووکیٹ لائلپور)

حاجی فضل محمد صاحب کپورتھلوی ۲۶/۲۷ دسمبر ۶۶ء کو قادیان میں وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

حاجی صاحب مرحوم موضع بجولہ ریاست کپورتھلہ کے رہنے والے تھے۔ ملازمت سے سبکدوش ہو کر جب کپورتھلہ آئے تو خاکسار کے والد صاحب مرحوم سے ان کا تعلق پیدا ہو گیا۔ غالباً یہ ۱۹۲۰ء کے قریب کی بات ہے والد صاحب کی تبلیغ سے حاجی صاحب جماعت احمدیہ میں داخل ہو گئے اور اسکے بعد انہوں نے روز بروز اخلاص اور قربانی میں ترقی کی۔ اپنے گاؤں سے پیدل چلکر کپورتھلہ میں جمعہ پڑھنے کے لئے آیا کرتے تھے اور والد صاحب مرحوم انہیں ہر جمعہ کے بعد ایک دو دن کے لئے اپنے پاس مہمان ٹھہرا لیتے تھے اور سلسلہ کی روایات اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حالات زندگی حاجی صاحب کو سنایا کرتے تھے اس طریق پر حاجی صاحب نے بڑے اخلاص کا رنگ اختیار کیا اور وہ بڑے شوق سے تبلیغ کیا کرتے تھے۔ گو ان کی تعلیم معمولی تھی لیکن بہت ذہین آدمی تھے ایسی منطقی جرح کرتے اور مسائل کو ایسے طریق پر پیش کرتے کہ مخالف لاجواب ہو جاتا۔ حاجی صاحب کی تبلیغ سے ہی ان کے دوست حافظ محمد عبد اللہ صاحب بھی بیعت میں داخل ہوئے۔

پاکستان بننے کے بعد یہاں سے جب حضرت صاحب نے ایک قافلہ درویشوں کا قادیان بھیجنا چاہا۔ تو حاجی صاحب مرحوم نہایت شوق اور اخلاص سے اس میں شامل ہوئے اور اس عزم سے قادیان جا کر بسے کہ باقی زندگی وہیں گذارنی ہے۔ اور ان کا مسکن اور مدفن آئندہ قادیان میں ہو اس عزم پر جس پختگی اور ثبات قلب سے وہ قائم رہے وہ ایک مثالی بات ہے۔ کبھی کبھی پاکستان آیا کرتے تھے لیکن اُن کا دل قادیان میں ہی ہوتا تھا۔ بعض موقع ایسے بھی پیش آئے کہ حاجی صاحب کو قادیان رہنے کے لئے بڑی سے بڑی قربانی کا موقعہ پیش آیا۔ لیکن ان کے پائے استقلال میں کوئی فرق نہ آیا۔ وہ خود کو قادیان کی درویشی میں بڑا خوش نصیب اور فضل الٰہی کا مورد یقین کرتے تھے۔ اسی حالت میں انہوں نے گذشتہ انیس ۱۹ سال قادیان کی درویشی میں گذارے۔ بڑے اطمینان اور خوشی سے یہ مرحلہ عبور کرنے کی اللہ تعالیٰ نے انہیں توفیق دی۔ تا آنکہ وہ اللہ تعالیٰ کو پیارے ہو گئے۔ اور ان کی نیت اور مراد پوری ہو گئی۔

قادیان میں ہمارے بس قدر درویش آباد ہیں ان میں یہی رنگ اور خصوصیت پائی جاتی ہے۔ ان کا عزم و استقلال اور للہیت اور قادیان میں سکونت اختیار کرنا ایسی فداکاری ہے۔ جس کی نظیر بہت کم پائی جاتی ہے۔ خدا تعالیٰ ہر ایک درویش کا حافظ و ناصر ہو۔ ہمارے دل ان کے لئے دردمند ہیں اور ہم ان کے لئے دعاگو ہیں۔ جیسا کہ وہ ہمارے لئے۔ حاجی فضل محمد صاحب انہی درویشوں میں سے ایک تھے۔ جو اپنی منزل مقصود پر پہنچ گئے۔ اللہ تعالیٰ ان پر بڑی رحمتیں نازل فرمائے۔ ان کا ایک ہی پسر ہے۔ جو بفضل خدا مخلص احمدی ہے خدا تعالیٰ اس کا کارساز ہو۔

غیر ضروری موٹاپے کو دور کرنے کے لئے جرمنی کی مشہور ڈاڈالین گولیاں استعمال کریں۔ شفا میڈیکو۔ لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی بچوں کیلئے احمدیت کی تاریخ

احمدیہ لٹریچر میں ایک مفید اضافہ

(محترم جناب قاضی محمد نذیر صاحب فاضل لائلپوری ناظر اصلاح و ارشاد)

جماعت کے بچوں اور بچیوں کے لئے احمدیت کی مختصر تاریخ کا مسودہ میں نے پڑھ لیا ہے میری رائے میں یہ کتاب جماعت کے بچوں اور بچیوں کے لئے انشاء اللہ تعالیٰ بہت مفید ہوگی۔ ہر گھرانا میں اس کتاب کا موجود ہونا بچوں کی تربیت کے پیش نظر از بس ضروری ہے مضمون سادہ الفاظ میں لکھا گیا ہے۔ جس سے کم علم رکھنے والے بڑی عمر کے اصحاب بھی فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ احمدیہ لٹریچر میں یہ کتاب ایک مفید اضافہ ہے۔

(محمد نذیر اصلاح و ارشاد ربوہ)

ماہنامہ مصباح کے متعلق ضروری اعلان

ماہنامہ مصباح جو سیرت حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر مشتمل ہے۔ انشاء اللہ ۲۰ جنوری کو نکل رہا ہے۔ اسی روز خریداروں کو پوسٹ کر دیا جائے گا۔ اسلئے جلسہ سالانہ کے موقع پر کسی مستقل خریدار کو دفتر سے یہ پرچہ نہیں دیا جائے گا۔ ہو سکے تو جو نئے خریدار بنے یا جن کا چندہ ختم ہوا اور ان کے نام پرچہ وی پی جانا ہو۔ وہ اپنا خریداری نمبر بتا کر اور نقد چندہ ادا کر کے پرچہ حاصل کر سکتے ہیں۔ نیز پرچہ خرید ابھی جا سکتا ہے۔ اسکے لئے زنانہ جلسہ گاہ کے قریب مصباح کا دفتر قائم کیا جائے گا۔

(مدیرہ مصباح)

ماہنامہ الفرقان کا تازہ شمارہ

رسالہ الفرقان کا جنوری کا پرچہ ۱۰ جنوری کو ڈاکخانہ سے روانہ ہو گیا ہے۔ اس نمبر میں محترم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب ایم اے کا ایک تحقیقی مقالہ دربارہ پیشگوئی حضرت نعمت اللہ ولیؒ شامل اشاعت ہے۔ محترم شیخ عبد القادر صاحب کا رہبانیت کے متعلق ایک معلومات افزا مضمون ہے۔ تفسیر قرآن مجید اور حاصل مطالعہ کے علاوہ عیسائی پادریوں کے جوابات پر مشتمل متعدد مقالات ہیں۔ اگر کسی خریدار کو جلسہ سالانہ تک رسالہ نہ ملے تو وہ دفتر الفرقان کی شاخ گولبازار سے طلب فرما سکتے ہیں سالانہ چندہ چھ روپے بھی وہاں ادا فرمائیں۔

(مینیجر الفرقان ربوہ)

قائدین خدام الاحمدیہ توجہ فرماویں

"امسال سالانہ جلسہ ۶۶ء کے موقع پر شعبہ تربیت خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی طرف سے ایک مخصوص پروگرام بنایا گیا ہے۔ تمام قائدین کرام ہر بیس خدام پر ایک خادم کی نسبت سے اپنے مستعد خدام پر مشتمل فہرستیں تیار کریں اور جلسہ کے موقع پر دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ سے ان خدام کے لئے بیجز اور مطبوعہ ہدایات حاصل کریں۔ یہ تربیتی پروگرام خدام اپنی جلسہ سالانہ کی ڈیوٹی کے ساتھ ساتھ سرانجام دے سکیں گے۔

(مہتمم تربیت خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

درخواستہائے دعا

۱۔ آج کل مکرم برادرم ڈاکٹر ممتاز علی صاحب (الہ آباد) کی احمدیت کی وجہ سے سخت مخالفت ہو رہی ہے۔ بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت سے درخواست دعا ہے۔

(خاکسار ملک محمد سلیم ربوہ)

محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کا طلباء ہوسٹل جامعہ احمدیہ سے

خطاب

محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ یکم جنوری ۶۷ء ہوسٹل جامعہ احمدیہ میں تشریف لائے۔ محترم صدر صاحب نے ہوسٹل کے خدام کے ساتھ کھانا کھایا۔ بعد میں آپ کی زیر صدارت خدام کا جلسہ ہوا۔ مکرم سرفراز صاحب کی تلاوت قرآن پاک کے بعد جناب صدر مجلس نے خدام سے ان کا عہد دہرایا۔ مکرم عبد الحفیظ صاحب کھوکھر نے خوش الحانی سے نظم پڑھی۔ بعد ازاں مہتمم مقامی مکرم عطاء المجیب صاحب راشد ایم اے نے مختصر تقریر فرمائی۔

اس کے بعد محترم صاحبزادہ صاحب نے جامع اور مؤثر تقریر فرمائی۔ آپ نے فرمایا کہ میری دعا ہے آپ جہاں بھی مبلغ بن کر جائیں۔ وہاں مسجدیں آباد ہو جائیں۔ آپ کی آمد سے دلوں کی کدورتیں دھل جائیں۔ احباب میں خدا تعالیٰ کے راستہ میں خرچ کرنے کا شوق بڑھ جائے گا۔

جماعت آپ سے صحابہ کے سے نمونے کی توقع رکھتی ہے۔ آپ پر بڑی ذمہ داریاں آنے والی ہیں۔ آپ اس وقت کے لئے ابھی سے خود کو تیار کریں۔ میری دعا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو ویسے ہی بنائے جو اولیاء اللہ تھے۔ جنہوں نے دنیا میں قدم رکھا تو اسے دین میں بدل دیا۔

ملک مبارک احمد صاحب سپرنٹنڈنٹ ہوسٹل نے مختصراً خدام کو چند نصائح کیں۔ صدر محترم کی تشریف آوری کا شکریہ ادا کیا اور ہوسٹل کے خدام کے کام کو سراہا۔

آخر میں خاکسار نے صدر محترم کا شکریہ ادا کیا اور ان سے درخواست دعا کی کہ اللہ تعالیٰ ہم سب خدام کو اسلام کا اعلیٰ نمونہ پیش کرنے اور جماعت کی توقعات پر پورا اترنے کی توفیق دے۔ دعا کے ساتھ یہ مجلس برخاست ہوئی۔

(مرزا منصور احمد زعیم ہوسٹل)

کیڈٹ کالج پٹیارو میں داخلہ ۸-۱۹۶۷ء

داخلہ کے لئے انگریزی۔ ریاضی اور اردو میں ٹسٹ ہوگا۔ برائے داخلہ جماعت ہائے ہفتم و ہشتم بمقام کراچی۔ کوئٹہ۔ حیدر آباد۔ سکھر۔ ملتان۔ راولپنڈی۔ لاہور۔ بتاریخ ۲۶/۲/۶۷۔ عمر جماعت ہفتم کے لئے ۱۱ تا ۱۲ سال ہشتم کے لئے ۱۲ تا ۱۳ سال ۱/۴/۶۷ کو اخراجات فیس بورڈنگ کھانا وغیرہ ۱۲۰۰/- سالانہ

گیارھویں (پری انجینئرنگ میں) داخلہ کے لئے فرسٹ کلاس میٹرک یا سیکنڈ کلاس جو کھیلوں میں بہت قابل ہو۔ فیس سالانہ ۱۵۰۰/-۔ عمر ۱۵ تا ۱۷ سال ۱/۴/۶۷ کو۔

درخواست کا مجوزہ فارم پرنسپل صاحب کے دفتر سے ۲/۰۰ روپے کا کراسڈ پوسٹل آرڈر بھیجکر درخواست ۱۵/۲/۶۷ تک

(ناظر تعلیم)

بری فوج میں شارٹ سروس کمیشن

عمر ۳۱/۳/۶۷ کو ۱۷ تا ۲۷ سال تعلیمی قابلیت سویلین کے لئے انٹرمیڈیایٹ۔ باقاعدہ فوجی کے لئے آرمی سپیشل سرٹیفکیٹ بھی کافی ہے۔ درخواست کا مجوزہ فارم بھرتی کے قریبی دفتر سے۔ درخواست کے ہمراہ ضروری سرٹیفکیٹس کی مصدقہ نقول۔ فوٹو کی دو کاپیاں ۵/- کا کراسڈ پوسٹل آرڈر یا خزانہ کی رسید میں۔ ۳/۲/۶۷ تک ذیل کے پتہ پر:۔ اے۔ جی برانچ۔ پی۔ ۷ ۔ ۳۷ (ل) جی۔ ایچ۔ کیو راولپنڈی (پ۔ م)

(ناظر تعلیم)

۲۔ میری والدہ بہت سخت بیمار ہیں۔ انہیں ہسپتال میں داخل کرایا گیا ہے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ ان کی صحت کے لئے دعا کریں۔ (قریشی شہاب الدین میانوالی)

جسمانی طاقت اور ذہنی بالیدگی کیلئے مشہور گولیاں افرودُور (جرمن) بالاستعمال ثابت ہو چکی ہیں۔ شفا میڈیکو لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل شائع کی جا رہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔ (۲) ان وصایا کو جو نمبر دیئے گئے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے۔ (۳) وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مسل نمبر ۱۸۵۹۰

میں نصرت بیگم زوجہ سعید احمد اعوان قوم اعوان پیشہ خانہ داری عمر ۵۰ سال پیدائشی احمدی ساکن اسلام آباد ڈاکخانہ خاص ضلع راولپنڈی صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵/۹/۶۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد اس وقت حسب ذیل ہے جو میری ملکیت ہے۔ اس جائداد کے علاوہ میری کوئی آمد نہیں ہے۔

(۱) حق مہر مبلغ دو ہزار روپے جو ابھی بذمہ خاوند واجب الادا ہے

(۲) میرا زیور حسب ذیل ہے:

چوڑیاں طلائی ۷ عدد ہار طلائی ایک عدد جھمکے طلائی ایک عدد بالیاں طلائی ایک عدد انگوٹھیاں طلائی ۲ عدد	کل وزن ۱۰ تولے مالیتی ۱۳۰۰ صد روپے

میں اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے منظور فرمائی جاوے۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

رشتہ اول ۔/۳ روپے

الامۃ:۔ نصرت بیگم اعوان۔ بقلم خود۔

گواہ شد:۔ سعید احمد اعوان (خاوند موصیہ)

خارن آفس۔ اسلام آباد۔

گواہ شد:۔ سید مبارک احمد سرور انسپکٹر وصایا

حال وارد اسلام آباد۔

مسل نمبر ۱۸۵۹۲

میں سیدہ لبنیٰ بنت میجر سید سعید احمد صاحب قوم سید پیشہ تعلیم عمر ۱۶ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لاہور۔ ضلع لاہور صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵ر ستمبر ۱۹۶۶ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت منقولہ و غیر منقولہ کوئی جائداد نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۲۰ روپے ماہوار بطور جیب خرچ ملتے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اس کے علاوہ اگر کوئی آمد یا جائداد پیدا کروں اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

الامۃ:۔ سیدہ لبنیٰ۔

گواہ شد:۔ SAEED AHMAD MAJOR

(سعید احمد میجر والد موصیہ)

گواہ شد:۔ سید محمود احمد ناصر دارالصدر شرقی۔ ربوہ۔ ضلع جھنگ

—ن—

قیمت میں کمی!

قاعدہ یسرنا القرآن کے خریداروں کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ قاعدے کی قیمتوں میں کمی کر دی گئی ہے

قاعدہ یسرنا القرآن مکمل ۶۵ پیسے

تاجر احباب سے ۵۰۔۔ روپے سینکڑہ

چھوٹا قاعدہ ۴۰ پیسے تاجر احباب سے ۲۵ روپے سینکڑہ

ملنے کا پتہ: مکتبہ یسرنا القرآن۔ ربوہ

خوشخبری

ربوہ کے مقامی احباب کے لئے خاص سہولت ہم نے دوستوں کی سہولت کے لئے کراکری کے علاوہ ہر قسم کے سائبان و قناتیں تیار کرلے ہیں۔ کرایہ پر حاصل فرمائیں۔

گوندل کراکری سٹور اینڈ ٹینٹ سروس گول بازار ربوہ

ہے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

”نذری ضرورتوں پر کام آنے والے روپے کے سوا تمام روپیہ جو بنکوں میں دوستوں کا جمع ہے وہ بطور امانت خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں داخل ہونا چاہیئے“

(دفتر خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

نور کا جل

ربوہ کا مشہور عالم تحفہ

آنکھوں کی خوبصورتی اور صحت و صفائی کے لئے

تمام سرموں

اور

کاجلوں کا سرتاج

آنکھوں کے لئے مفید ترین جڑی بوٹیوں سے تیار کردہ جملہ امراض چشم کے لئے بہت مفید ہے۔ قیمت فی شیشی سوا روپیہ

خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ

تسہیل ولادت

پیدائش کی گھڑیوں کی معاون ۔۔۔ ۳ روپیہ

گڑھتی

بچوں کو پیدائش کے بعد دینے کے لئے ۔۔۔ ۱ روپیہ

حب مبان

سوکھے بخار کی کامیاب دوا ۔۔۔ ۲ روپیہ

بچوں کی چونڈری

دستوں کو روکنے کی بہترین دوا ۔۔۔ ۱ روپیہ

حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ

ترسیل زر اور انتظامی امور سے متعلق

مینجر الفضل سے

خط و کتابت

کیا کریں!

سرمہ نور والوں کا

نورانی کاجل

آنکھوں کی صفائی اور خوبصورتی کے لئے

بہترین تحفہ

بڑی شیشی قیمت ایک روپیہ پچیس پیسے

چھوٹی دس آنے۔ گو

جلسہ سالانہ کے ایام میں!

بڑی شیشی ایک روپیہ

چھوٹی شیشی آٹھ آنے۔

زد جام عشق!

طاقت کا بہترین تحفہ

قیمت خوراک ایک ماہ

چودہ (۔۔۔۱۴) روپے

اکسیر حیات

اعضائے رئیسہ کی زائل شدہ طاقت کو بحال کرتا ہے۔

قیمت خوراک دو ہفتہ

چھ (۔۔۔۶) روپے

قادیان کا قدیمی مشہور عالم اور بے نظیر تحفہ

سرمہ نور رجسٹرڈ

جملہ امراض چشم کے لئے اکسیر ثابت ہو چکا ہے۔ ہمیشہ خریدتے وقت شفاخانہ رفیق حیات کا لیبل ملاحظہ کر لیا کریں۔

بڑی شیشی • درمیانی • چھوٹی

دو روپے ایک روپیہ آٹھ آنے

دوران جلسہ پر گول بازار ربوہ میں ہمارا اسٹال ہوگا

ادویات ملنے کا پتہ:۔ شفاخانہ رفیق حیات رجسٹرڈ ٹرنک بازار سیالکوٹ

زد جام عشق اعصابی طاقت کے لئے مجرب دوائی قیمت مکمل کورس ایک ماہ ۲۰/ روپے ملنے کا پتہ:۔ دواخانہ خدمت خلق ربوہ رجسٹرڈ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دعائیہ خطوط لکھنے والے احباب کے لئے ضروری اطلاع

(محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل)

ایام رمضان المبارک بالخصوص عشرۂ اعتکاف میں احباب کے خطوط دعا کے لئے بکثرت موصول ہوئے ہیں۔ معتکفین کے پاس آنے والے خطوط اور تاروں کی تعداد صدہا تھی۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ سب کی دعائیں سنتا ہے مگر یہ ایک حقیقت ہے کہ جس وجود کو خدا تعالیٰ مسندِ خلافت عطا فرماتا ہے اس کی دعائیں بارگاہ ایزدی میں غیر معمولی طور پر شرف قبولیت حاصل کرتی ہیں اور ہم یہ سمجھتے ہیں کہ احباب جماعت جو ایک دوسرے پر حسن ظن رکھتے ہوئے دعا کے لئے کہتے یا لکھتے ہیں یہ بھی دراصل اسی سلسلۂ ارتباط کی وجہ سے ہوتا ہے جو خلافت کے ذریعہ احباب میں قائم ہے اس لئے دعائیہ خطوط اوّلاً وبالذات خلیفۂ وقت کے پاس آنے چاہئیں۔ یہ مراد ہرگز نہیں کہ دوسروں کو دعا کے لئے کہنا یا لکھنا ناجائز ہے بلکہ مراد صرف یہ ہے کہ خلیفۂ وقت کو پہلے اور اوّلاً کہنا اور لکھنا چاہئیے مقام ادب کا بھی یہی تقاضا ہے۔ ہمیں ایام اعتکاف میں جن احباب اور بہنوں نے دعاؤں کے لئے لکھا یا کہا ہم نے حتی المقدور ان کے لئے دعا کی ہے۔ سب احباب کو علیحدہ علیحدہ جواب دینا ممکن نہیں ہے۔ جملہ معتکفین اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے رہے ہیں کہ اے خدا! تیرے ان بندوں نے ہم پر حسن ظن کرکے ہمیں بھی دعا کے لئے لکھا ہے تو ہماری پردہ پوشی فرما اور ان بھائیوں اور بہنوں کی جملہ حاجتوں کو پورا فرما کیونکہ تیرے سوا کوئی حاجت روا نہیں ہے۔ دعائیہ خطوط لکھنے والے بھائیوں اور بہنوں کے لئے یہ اطلاع خوشی کا باعث ہوگی کہ خاکسار نے سب بھائیوں اور بہنوں کے لئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ کی خدمت میں بھی ایک خصوصی عریضہ کے ذریعہ درخواستِ دعا کی تھی اور حضور نے دعا فرمائی ہے اللہ تعالیٰ سب کی دعائیں قبول فرمائے۔ آمین۔

(خاکسار ابوالعطاء جالندھری)

درخواست دعا

(محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب)

قبل ازیں خاکسار نے احباب جماعت کی خدمت میں اپنے بیٹے عزیز کلیم احمد کی آنکھ کے اپریشن کے متعلق دعا کی درخواست کی تھی۔ عزیزم کی آنکھ کا اپریشن خدا تعالیٰ کے فضل سے کامیاب رہا اور آنکھ کا ٹیڑھا پن دور ہوگیا البتہ ابھی آنکھ کی بینائی کمزور ہے احباب جماعت کی خدمت میں درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے کمزوری دور فرمائے اور پوری بینائی بحال ہو جائے۔ آمین۔

گمشدہ بیٹری!

خاکسار کو کچھ عرصہ ہوا ایک بیٹری "فرقان کوارٹرز" کے پاس سے ملی ہے جس صاحب کی ہو وہ خاکسار سے حاصل کرلیں۔ (دلدار احمد منیر دار الصدر غربی ب ربوہ)

وقف جدید میں جماعت کراچی کا ابتدائی وعدہ

مکرم محمد شفیع خان صاحب نجیب آبادی سیکرٹری وقف جدید کراچی نے اپنی جماعت کا پہلا وعدہ برائے سال دہم مبلغ پچیس ہزار روپیہ ارسال فرمایا ہے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

(ناظم مال وقف جدید)

تحریک عطایا برائے تعمیر!

(محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب)

فضل عمر ہسپتال کے کچھ نہایت ضروری حصہ کی تعمیر ہونے والی ہے مگر اس کے لئے رقم بالکل نہیں۔ لہٰذا خاکسار اس تحریک کے ذریعہ سب احباب جماعت کی خدمت میں درخواست کرتا ہے کہ وہ اس رفاہ عام کے ادارہ کی عمارت کے لئے زیادہ سے زیادہ رقوم جلد سے جلد ادا فرمائیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔ رقوم صدر انجمن احمدیہ کے صیغہ امانت میں بمد تعمیر ہسپتال داخل فرمائیں۔ امید ہے دوست اس طرف توجہ فرمائیں گے۔

(خاکسار ڈاکٹر مرزا منور احمد چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

مسجد دار السلام ماریشس میں عید الفطر کی تقریب

ریڈیو پر عید الفطر کے متعلق مکرم مولوی محمد اسماعیل صاحب منیر کی تقریر

روز ہل (ماریشس) ماریشس سے بذریعہ تار آمدہ اطلاع مظہر ہے کہ رمضان المبارک میں وہاں مردوں اور مستورات کے لئے علیحدہ علیحدہ تعلیم القرآن کی کلاسیں جاری کی گئیں جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے نہایت کامیابی کے ساتھ ایک ہفتہ جاری رہیں۔ یکم شوال ۱۳۸۶ھ کو مسجد دار السلام میں عید الفطر کی تقریب خاص اہتمام سے منائی گئی۔ جس میں احباب بہت کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ عید کی نماز کے بعد احباب نے ظہرانہ میں شرکت کی جو وسیع پیمانہ پر ترتیب دیا گیا۔ اس میں مکرم مولوی محمد اسماعیل صاحب منیر مبلغ انچارج کی دعوت پر ریڈیو اور پریس کے نمائندوں اور ٹاؤن کونسل کے متعدد ممبران نے بھی شرکت فرمائی۔ اس موقع پر مہمانوں کی خدمت میں لٹریچر پیش کیا گیا نیز انہیں قرآن مجید سے متعلق فروری کے دوسرے ہفتہ میں منعقد ہونے والی نمائش کے بارہ میں معلومات بہم پہنچائی گئیں۔ مہمانوں نے اس نمائش کے انعقاد میں گہری دلچسپی کا اظہار فرمایا۔ اسی روز شام کو ریڈیو ماریشس نے عید الفطر کے بارہ میں مکرم مولوی محمد اسماعیل صاحب منیر مبلغ انچارج احمدیہ مشن ماریشس کی تقریر نشر کی۔

محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کا خطاب

احمدی گرلز انٹر کالجیٹ ایسوسی ایشن کے زیر اہتمام محترم جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب جج عالمی عدالت ممبرات ایسوسی ایشن سے خصوصاً اور احمدی مستورات سے عموماً مسجد دارالذکر لاہور میں ۲۰ جنوری ۱۹۶۷ء بعد نماز جمعہ خطاب فرمائیں گے۔ ان شاء اللہ۔

(پریذیڈنٹ احمدیہ گرلز انٹر کالجیٹ ایسوسی ایشن لاہور)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴